TQ Lesson 230 Surah Saba 40-54 tafsir

آیت نمبر 40۔ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ
ترجمہ۔ اور جس دن وہ تمام انسانوں کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا "کیا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کیا کرتے تھے؟"

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا وہ جمع کرے گا اور یہاں پر یہ کون سا دن مراد ہے؟ اور کون جمع کرے گا ؟تو یہ قیامت کا دن مراد ہے اور جمع کرنے والا ہے اللہ تعالی اور "**هُم**" کی ضمیر آئی ہے کہ جس دن وہ سب کو جمع کرے گا یعنی گویا کہ سب انسانوں کو جمع کرے گا وہ کون سے انسان **مُطاع اور مطیع** بھی شرک کرنے والے بھی اور جن کو اپنا جھوٹا معبود یا فرضی معبود سمجھا جاتا تھا تو گویا کہ ہر طرح کے لوگوں کو جمع کیا جائے گا **جَمِيعًا** مزید تاکید کے لیے آیا ہے کہ جس دن وہ تمام انسانوں کو جمع کرے گا **ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ** پھر وہ فرشتوں سے پوچھے گا **أَهَٰؤُلَاءِ** کیا یہ ہیں وہ لوگ **إِيَّاكُمْ** تمہاری ہی **كَانُوا** وہ تھے **يَعْبُدُونَ** عبادت کیا کرتے آپ دیکھیۓ کہ قدیم زمانے سے لے کر آج تک ہر دور کے لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے رہے ہیں جو کہ فرشتوں کو دیوی اور دیوتا قرار دے کر ان کی پوجا کرتے رہے ہیں تو اب یہاں پر اللہ رب العزت کیا کہہ رہے ہیں کہ قیامت کے دن فرشتوں سے پوچھا جا رہا ہے کیا تم ہی ان لوگوں کے معبود بنے ہوئے تھے یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالی مسئلے کو سمجھنا چاہ رہے ہیں یعنی حال کو دریافت کرنا چاہ رہے ہیں بلکہ معنی یہ ہیں کہ جب یہ لوگ اے فرشتوں تمہاری عبادت کیا کرتے تھے کیا تم ان کی عبادت سے راضی تھے کیا تم بھی یہ چاہتے تھے کہ یہ تمہاری عبادت کریں کیا تم نے ان کو کہا تھا کہ تم ان کے معبود ہو اور یہ تمہاری پوجا کریں کیا تم نے چاہا تھا کہ یہ تمہاری عبادت کریں **أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ** کیا یہ ہیں وہ لوگ یہاں پہ "**أَ**" استفہامیہ ہے سوالیہ ہے کیا یہ ہیں وہ لوگ کیا یہی ہیں؟ وہ لوگ جو شرک کرنے والے ہیں کہ تم نے ان کو کہا تھا کیا تم نے ان کو یہ متعارف کروایا تھا کیا تم راضی تھے جب یہ شرک کیا کیا کرتے تھے تمہیں اللہ کے جو اختیارات ہیں اس میں یہ تمہیں اپنے ساتھ شامل کیا کرتے تھے تو آپ دیکھئے کہ یہاں پہ مشرکین کو لاجواب کرنے کے لیے فرشتوں سے سوال پوچھا جا رہا ہے آپ پیچھے پڑھ چکے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی پوچھا جائے گا **وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللهِ (116-المائدہ)** اللہ فرمائے گا کہ "اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی خدا بنا لو؟ کیا تو نے لوگوں سے کہا تھایا تیری ماں نے اورآپ ایسی آیات پیچھے پڑھ چکی ہیں اور ان کا مقصد کیا ہے کہ اللہ تعالی جو شرک کرنے والے ہیں جو کفر کرنے والے ہیں ان کو یہ بات بتانا چاہتے ہیں کہ جن کو تم معبود سمجھتے ہو وہ تمہارے کچھ کام نہیں آئیں گے اور پھر کیا ہے

آیت نمبر 41۔ قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ
ترجمہ۔ تو وہ جواب دیں گے کہ "پاک ہے آپ کی ذات، ہمارا تعلق تو آپ سے ہے نہ کہ اِن لوگوں سے دراصل یہ ہماری نہیں بلکہ جنوں کی عبادت کرتے تھے، ان میں سے اکثر انہی پر ایمان لائے ہوئے تھے"

قَالُوا فرشتے کہیں گے جواب دیں گے **سُبْحَانَكَ** پاک ہے آپ کی ذات آپ ہیں ہمارے ولی اب یہاں پہ **أَنْتَ وَلِيُّنَا** کہنا دراصل فرشتوں کا فریاد کرنا ہے کہ اللہ تعالی آپ ہمارے ولی ہیں آپ کو تو پتہ ہی ہے ہماری یہ مجال ہی کہاں کہ ہم کسی کو ایسا کہتے یا ہم ان کے شرک کرنے پہ راضی ہوتے ہم نے کب کہا تھا؟ آپ ہمارے ولی ہیں آپ ہمارے دوست ہیں ہمارا تعلق تو آپ سے ہے **مِنْ دُونِهِمْ** یہاں پہ یہ جو **دُونِ** استعمال ہوا ہے آپ کو پتہ ہے ذوی الاضداد میں سے ہے یہاں مقابل کے مفہوم میں ہے کہ آپ ہمارے ولی ہیں **مِنْ دُونِ** ان کے بجائے یعنی یہ ہمارے کوئی دوست نہیں تھے یہ ہمیں پوجتے رہے ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہم ان کی طرف نہیں ہیں **مِنْ دُونِهِمْ** ان کو چھوڑ کر یعنی گویا کہ ان کی بجائے آپ ہمارے ولی ہیں تو یہاں پہ **مِنْ دُونِهِمْ** مقابل کے مفہوم میں آیا ہے اب فرشتے اپنے رب سے استغاثہ کریں گے کہ ان ظالموں کے مقابلے میں جنھوں نے ہمیں اس جرم میں ملوث کرنے کی کوشش کی ہے آپ ہمارے ناصر ،مولا، مرجع ہیں، ہم بری ہیں اس سے جو یہ شرک کرتے رہے **أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُونِهِمْ** مکمل طور پر اعلان براًت کرتے رہے مشرکین کے رویے سے **بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ** ہماری نہیں بلکہ یہ تو جنوں کی عبادت کرتے رہے **أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ** ان میں سے اکثر انہی پر ایمان لانے والے تھے اب آپ دیکھئے ایک طرف فرشتے اعلان برات کرتے ہیں شرک سے اور مشرکین سے اور دوسرے طرف کیا بتاتے ہیں کہ یہ جنوں کی عبادت کیا کرتے تھے یعنی ان کا یہ جو شرک کرنا تھا وہ کیا تھا کہ یہ ہمارے نام پر شیاطین کی اصل میں بندگی کرتے تھے تو گویا کہ لات ،منات ،عزیٰ ،انہوں نے بہت سے بت بنا لیے اور اکثریت ان کی جنات پرستی میں مبتلا تھی تو آپ کو پتہ ہی ہے کہ مشرکین کیا کرتے تھے؟ جنوں کی پوجا کیا کرتے تھے تو گویا کہ یہ جو شیاطین تھے جو جن تھے وہ ان کو بہکاتے تھے اور یہ ان کے بہکاوے میں آتے تھے اور **أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ** اور ان میں سے اکثر انہی پر ایمان لائے ہوئے تھے تو اللہ کو چھوڑ کر انہوں نے شرک کرنا شروع کر دیا تھا جیسے مثلاً اہل مکہ کا کیا حال تھا وہ سفر کرتے کسی وادی میں، کسی پہاڑی علاقے میں، کسی جنگل میں جب جاتے تو کہتے تھے کہ اس علاقے کے جن کی ہم پناہ میں آتے ہیں اور وہ یہ جب اعلان کرتے تھے تو یہ سمجھتے تھے کہ اب انہیں یہاں پہ کوئی بھی نقصان پہنچانے والا نہیں ہے تو یہاں پر کیا کہا جا رہا ہے کہ یہ جنوں کا کہنا مانتے تھے ان کی عبادت کرتے تھے تو عبادت کا لفظ پوجا پاٹ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور اطاعت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے تو اب کیا ہے کہ یہ ان کے طریقوں پر چلتے تھے

آیت نمبر 42۔ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ

ترجمہ۔ (اُس وقت ہم کہیں گے کہ) آج تم میں سے کوئی نہ کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان اور ظالموں سے ہم کہہ دیں گے کہ اب چکھو اس عذاب جہنم کا مزہ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ پس آج کے دن یعنی قیامت کے دن اس وقت کیا ہوگا **لَا يَمْلِكُ** کوئی یہ مِلک نہیں رکھتا سو آج مالک نہیں ہو تم **بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا** تو تم ایک دوسرے کے بھلے کے اور برے کے نفع کے اور نقصان کے مالک نہیں ہو یعنی اس وقت اللہ تعالی یہ بات کہیں گے کہ آج تم میں سے کوئی نہ کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نفع پہنچا سکتا ہے جیسے مشرکین کو یہ ڈر لگا رہتا تھا کہ اگر ہم نے جنوں کی پناہ نہ مانگی تو پھر یہ ہمیں نقصان پہنچا دیں گے تو جو شرک کیا کرتے تھے یہاں پہ خاص طور پہ جیسے فرشتوں کا ذکر ہے پھر اس کے بعد انھوں نے جنوں کا ذکر کیا تو اہل مکہ جنوں کو بھی خدائی کے اختیارات میں شریک سمجھتے تھے۔ تو وہ کیا سمجھتے تھے؟ وہ کیوں

ایسا کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ اگر ہم نے ان کی اطاعت نہ کی تو اس سے ہمیں نقصان ہوگا اگر ہم نے جو اپنے دیوی اور دیوتا ہیں ان کے سامنے چڑھاوے نہ چڑھائے تو وہ ناراض ہوں گےتو ہمیں اس سے نقصان ہوگا اللہ تعالیٰ کہتے ھیں آج حکومت ہماری ہے آج کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور نہ ہی نفع اسکے معنی کیا ہیں اہل مکہ نے شرک کیوں کیا؟ اس لیے کے وہ سمجھتے تھے کہ ان کے جو جھوٹے معبود ہیں اللہ کے ہاں ان کی سفارش کر دیں گے تو اللہ کہتے ہیں آج تمھارے جن تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے اور کوئی نقصان بھی نہیں پہنچا سکتے اور سفارش بھی نہیں کر سکتے **وَنَقُولُ** ہم کہہ دیں گے **لِلَّذِينَ ظَلَمُوا** ان لوگوں سے جنھوں نے ظلم کیا **ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ** آگ کا عذاب چکھو اور آگ کا عذاب کیا ہے؟ جہنم کا عذاب ہے **الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ** وہ عذاب جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے کہ جب تمہیں ہمارے پیغمبر نے آخرت کا بتایا جہنم سے تمہیں ڈرایا وہ نذیر بن کر آیا تو تم نے ظلم عظیم کیا، تم نے انکار کیا ،تو آج اپنے انکار کی پاداش میں جھٹلانے کا جو نقصان ہے اس میں تم جہنم کا مزا چکھو تو یہاں پہ جھوٹ بولنا نہیں ہے تکذیب کرنا ہے بار بار جھٹلانا

آیت نمبر 43۔ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ وَقَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ مُفْتَرًى وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ

ترجمہ۔ اِن لوگوں کو جب ہماری صاف صاف آیات سنائی جاتی ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ "یہ شخص تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم کو اُن معبودوں سے برگشتہ کر دے جن کی عبادت تمہارے باپ دادا کرتے آئے ہیں" اور کہتے ہیں کہ "یہ (قرآن) محض ایک جھوٹ ہے گھڑا ہوا" اِن کافروں کے سامنے جب حق آیا تو انہیں نے کہہ دیا کہ "یہ تو صریح جادو ہے"

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا اور جب انہیں سنائی جاتی تھیں ہماری آیات اور آیات بھی کیسی **بَيِّنَاتٍ** کھلی کھلی صاف صاف **قَالُوا** تو یہ کہتے **مَا هَٰذَا** نہیں ہے یہ (**هَٰذَا** یہ رسول کے لیے آیا ہے پیچھے آپ قرآن کے لیے پڑھ چکی ہیں) **مَا هَٰذَا** تو نہیں ہے یہ رسول **إِلَّا رَجُلٌ** مگر ایک آدمی **يُرِيدُ** یہ چاہتا ہے۔ یہ کیا چاہتا ہے؟ **أَنْ يَصُدَّكُمْ** کہ تمہیں روک دے یہ چاہتا ہے کہ تمہیں منع کر دے تمہیں روک دے **عَمَّا** اس چیز سے **كَانَ** تھے **يَعْبُدُ** عبادت کرتے **آبَاؤُكُمْ** تمہارے باپ دادا یہ شخص بس صرف یہ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے ان معبودوں سے روک دے جن کی عبادت تمہارے باپ دادا کرتے رہے تو **أَنْ يَصُدَّكُمْ عَمَّا** یہاں پہ **عَمَّا** سے مراد کیا ہے؟ ان کے معبود لات عزیٰ منات دیوی دیوتا یا جن یا وہ جو رسم و رواج اور جو کچھ بھی ان کے جھوٹے مفروضے تھے تو یہ رسول جو ہے تمہیں تمہارے آباؤ اجداد کے راستے سے روکنا چاہتا ہے جن کی عبادت تمہارے بڑے بوڑھے کرتے رہے ان سے یہ بس روکنا چاہتا ہے اس کا اور کوئی مقصد نہیں ہے اور وہ کہتے ہیں **مَا هَٰذَا** "**ما** "نہیں ہے **هَٰذَا یہ** (یہاں پہ جو **هَٰذَا** ہے یہ قرآن کے لیے آیا ہے) ۔ نہیں ہے یہ **إِلَّا** مگر اس کا ایک جھوٹ ہے گھڑا ہوا **إِفْكٌ** کا مطلب کیا ہوتا ہے بات کو الٹ کر دینا جیسے چھت آپ کے اوپر ہے چھت کو نیچے کر دیا جائے اور زمین کو اوپر کر دیا جائے بالکل بات کو الٹا کر دینا تو اور **مُفْتَرًى** اس کے معنی کیا ہیں؟ چمڑے کا کاٹنا اس کو خراب کرنے کے لیے تو اسی سے گھڑی ہوئی بات کے لیے تو یہ ایک جھوٹ ہے گھڑا ہوا تو قرآن کو کہتے تھے یہ جھوٹ ہے اور رسول اللہ ﷺ **کو** کہتے تھے کہ یہ جو آباؤ اجداد کا راستہ ہے اس سے روکنا چاہتا ہے **وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا** اور کہا ان لوگوں نے جنھوں نے **كَفَرُوا** کفر کیا **لِلْحَقِّ** حق کے بارے میں **"ل"** یہاں پہ **فِیْ** کے معنی میں ہے اور حق سے مراد قرآن ہے تو کفر کرنے والوں نے قرآن کے بارے میں کہا **لَمَّا جَاءَهُمْ** جب وہ ان کے پاس آیا **إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ** کہا کہ یہ تو صریح جادو ہے تو آپ دیکھ لیجیے کہ قرآن جو

اللہ نے حق بنا کر پیش کیا اور کفار مکہ نے قرآن کو جادو کہہ دیا۔ آیت نمبر 43 میں ہے **مَا هَٰذَا ،مَا هَٰذَا، إِنْ هَٰذَا**اس میں کتنا ان کا تحقیر کاانداز تھا کتنا حقارت کا انداز تھا ان کا۔ جیسے انسان کسی چیز کو جب نہ مانے اور اس کے بارے میں حقارت کا اسکا انداز ہو توکہے یہ ،یہ اب آپ دیکھیں کہ رسول کے بارے میں جو اللہ کا پیغام رساں ہے وہ کہتے ہیں **مَا هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ** یہ نہیں مانتے کہ وہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور قرآن کے بارے میں کہتے ہیں **مَا هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ مُفْتَرًى** اور کیا کہتے ہیں جو اللہ نے حق کو بھیج دیا اللہ حق، رسول اللہ ﷺ حق، قرآن حق اللہ نے بھیج دیا اور جب وہ ان کے پاس آگیا تو قدر کرنے کی بجائے انہوں نے کہا **إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ** یہ تو صریح جادو ہے اللہ رب العزت کیا کہتے ہیں

آیت نمبر 44۔ وَمَا آتَيْنَاهُمْ مِنْ كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَذِيرٍ
ترجمہ۔ حالانکہ نہ ہم نے اِن لوگوں کو پہلے کوئی کتاب دی تھی کہ یہ اُسے پڑھتے ہوں اور نہ تم سے پہلے ان کی طرف کوئی متنبہ کرنے والا بھیجا تھا

وَمَا آتَيْنَاهُمْ مِنْ كُتُبٍ اور نہیں دی ہم نے ان کو **مِنْ كُتُبٍ** کتب کتاب کی جمع ہے اور لکھی ہوئی چیز کو کہتے ہیں کہ ہم نے اس سے پہلے ان لوگوں کو اہل مکہ کو کوئی کتاب نہیں دی تھی **يَدْرُسُونَهَا** جسے یہ مکہ میں رہنے والے پڑھتے ہوں **وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ** اور نہیں بھیجا تھا ہم نے ان میں **قَبْلَكَ** آپ سے پہلے **مِنْ نَذِيرٍ** کوئی ڈرانے والا کہ اہل مکہ کے پاس اس سے پہلے نہ تو کوئی کتاب اللہ کی طرف سے آئی اور نہ ہی کوئی ایسا رسول آیا جس نے آ کر ان کو یہ تعلیم دی ہو کہ اللہ کے سوا دوسروں کی بندگی کریں تو کس بنا پر انہوں نے قرآن اور حضرت محمد ﷺ کا انکار کیا جب قرآن اور حضرت محمد ﷺ نے توحید کی دعوت پیش کی تو کوئی کتاب ایسی نہیں بھیجی کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا جو اس سے پہلے آیا ہو اور انہوں نے آ کر ان کو شرک کرنے کی دعوت دی ہو

آیت نمبر 45۔ وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ
ترجمہ۔ اِن سے پہلے گزرے ہوئے لوگ جھٹلا چکے ہیں جو کچھ ہم نے اُنہیں دیا تھا اُس کے عشر عشیر کو بھی یہ نہیں پہنچے ہیں مگر جب انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو دیکھ لو کہ میری سزا کیسی سخت تھی

وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور یہ جھٹلا چکے ہیں **كَذَّبَ** جھٹلایا **الَّذِينَ** ان لوگوں نے **مِنْ قَبْلِهِمْ** جو ان سے پہلے ہیں اور کون سے لوگ ہیں جو اس سے پہلے ہیں اور جنہوں نے جھٹلا دیا ؟ قوم عاد، قوم ثمود بہت سے لوگ ہیں جو اس سے پہلے جھٹلا چکے ہیں رسولوں کو اور کتابوں کو اور آپ دیکھیں کہ پیچھے جو آیت 44 ہے اس میں **كُتُبٍ** کے ساتھ **يَدْرُسُونَهَا** کا ذکر بھی ہے کہ کوئی کتاب نہیں جس کو پڑھتے پڑھاتے ہیں علم کوئی نہیں ہے جہالت ہے اس کی بنا پہ شرک کر رہے ہیں اور اس کے بعد رسول کا انکار کر رہے ہیں اور پہلی قومیں بھی ایسے ہی کرتی رہی ہیں ان سے پہلے بھی لوگ ایسا کر چکے **وَمَا بَلَغُوا** اور یہ نہیں پہنچے **مِعْشَارَ** کو **"ما"** جو ہم نے ان کو دیا تھا اب آپ دیکھیں کہ جو پچھلی قومے تھیں یہ ان کے **مِعْشَارَ** کو بھی نہیں پہنچے تو **مِعْشَارَ** کے معنی کیا ہیں اس کا مادہ کیا ہے **(ع ش ر)** اس کے تین معنی ہیں اور آپ یہ بات یاد رکھیں کہ آپ نے گنتی کے بارے میں میں نے آپ کو پڑھایا تھا (عدد اور معدود) تو 10 کو کیا کہتے ہیں؟ عشرہ کہتے ہیں اور گنتی کیسی ہوتی ہے؟ کبھی ترتیبی گنتی ہوتی ہے جیسے **اَوَّلْ** ہے **ثَانِیْ** ہے **ثَالِثْ رَابِعْ** یہ ترتیبی گنتی ہوتی ہے پہلا پھر دوسرا پھر تیسرا۔

کبھی گنتی نسبت کے لحاظ سے آتی ہے نسبتی نسبت بڑھانے کے لیے جس میں **فُرَادَیٰ** اور **مَثْنَیٰ** یہ **فَعَال** کے وزن پر ہوتی ہے پھر **ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ** چار چار والا جیسے آپ آیت ابھی 46 میں آپ پڑھیں گی تو **مَثْنَیٰ** کیا ہے دو دو اور **فُرَادَیٰ** کیا ہے ایک ایک تو یہ گنتی **فَعَال** کے وزن پر آتی ہے اور ایک ایک دو دو تین تین۔ کبھی گنتی ویسے ہی عام طور پہ جیسے گنتی ہوتی ہے **وَاحِدٌ ثَلَاثٌ اَرْبَعٌ** اچھا یہاں پہ جو **مِعْشَارَ** ہے یہ کسری گنتی ہے ایک چیز کے بٹے ہوئے حصے جیسے آدھے کے لیے تو نصف آتا ہے پھر اس کے بعد **فُعُلٌ** کے وزن پر آتا ہے(**ثُلُثٌ،رُبُعٌ، سُدُسٌ**) مثلاً آپ نے سورۃ النساء میں جہاں پہ وراثت کی تقسیم پڑھی تھی وہاں اس کو آپ پڑھ چکے ہیں تو **عُشُرٌ** دسویں حصے کو کہتے ہیں (جیسے مثلا 10 سیب ہیں 10 سیبوں میں سے جو ایک ہے اس کے لیے جیسے 1/10 تو ایک سیب کو آپ کہیں گے دسواں حصہ) دسویں حصے کو **عُشُرٌ** بھی کہتے ہیں اور **مِعْشَارَ** بھی کہتے ہیں تو ایک اس کے معنی ہیں دسواں حصہ دوسرے اس کے معنی مفسرین نے یہ کیے کہ **عَشْرُ العَشرِ** (اب دیکھیں کہ 1/10 تو یہ ہے کہ 10 میں سے ایک یعنی دسواں حصہ تھا)اور دوسرے معنی مفسرین نے یہ کیے کہ **عشرالعشر** کیا ہے؟ سو میں سے سواں حصہ اور تیسرے معنی مفسرین نے یہ کیے کہ **عشرالعشیر** یعنی ہزارواں حصہ۔ **وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ** اور یہ لوگ تو یہ جو اہل مکہ ہیں یہ پچھلی قوموں کے **عشر العشیر** کو بھی نہیں پہنچے **مَا آتَيْنَاهُمْ** جو ہم نے ان کو دیا تھا جیسے پچھلی قومیں قوم عاد، قوم ثمود، قوم فرعون ہے، قوم شعیب ہے ابھی قوم سبا کا ذکر آپ پڑھ رہے ہیں تو ان قوموں کو اللہ تعالی نے جو کچھ دیا تھا تو یہ لوگ تو اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے سوویں حصے کو بھی نہیں پہنچے ہزارویں حصے کو بھی نہیں پہنچے اور کس چیز کا حصہ؟ مثلاً پچھلی قوموں کو اللہ تعالی نے جتنی عمر دی تھی تو ان کی تو عمر ہی بہت تھوڑی ہے آپ دیکھیں حضرت نوح علیہ السلام نے کتنے سال سمجھایا لوگوں کو 50 کم 1000(950) تو عوام کی عمر پھر کتنی ہوگی۔ پھر اسی طرح آپ دیکھیں کہ پہاڑوں کو تراشنا حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں آپ نے کیا پڑھا کہ **وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ** (**13- سبا**) دیگیں تھیں پہاڑوں کے اندر جمی ہوئی بڑی بڑی دیگیں **كَالْجَوَابِ** حوض کی طرح کے لگن تھے ان کے تو اللہ تعالی نے جو ان کو قوت دولت شجاعت بہادری،قلعے، صنعت حرفت زراعت تجارت جن چیزوں میں اللہ نے ان کو برتری دی تھی اے اہل مکہ تم ان کے دسویں سوویں اور ہزارویں حصے تک بھی نہیں پہنچے اور تم انکار کرتے ہو اور گویا کہ پہلے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں جو کچھ ہم نے دیا تھا اہل مکہ تو اس کے **عشر العشیر** کو بھی نہیں پہنچے دسویں سوویں اور ہزارویں حصوں کو بھی نہیں پہنچے **فَكَذَّبُوا رُسُلِي** اور انہوں نے جب میرے رسولوں کو جھٹلایا تو پھر ہوا کیا **فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ** تو پھر کیسی سخت تھی میری سزا اصل میں **نَكِيرِی** تھا "ی" یہاں حرف علت ہے گر چکا ہے تو **نَكِيرِ** (جیسے منکر نکیر ہوتا ہے پکڑ دھکڑ کرنے والے فرشتے) یہاں پر بھی یہ بات بتائی جا رہی ہے کہ جب انہوں نے انکار کیا تو میرے عذاب کا کوڑا برسا اور ایسا عذاب ان کو آیا کہ پھر دنیا میں ایک لمحہ بھی رک نہ سکے ایک لمحہ کے لیے بھی جی نہ سکے اور **فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ** (**21- القمر**) پس دیکھ لو کہ کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں میری تنبیہات۔ پیچھے بھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ اللہ تعالی کا بڑا سخت عذاب ان پر آیا تھا تو ان کی دولت، ان کی قوت، ان کی اولاد، ان کا مال ان کے کچھ کام بھی نہ آسکا تو اصل بات کیا ہے اپنے اعمال کو بہتر کرو اپنے رویوں کو ٹھیک کرو تاکہ اللہ کی پکڑ سے بچ سکو۔ (توحید کا انکار رسول کا انکار قرآن کا انکار) تو میری پیاری بہنوں کیا عمل کا اصول نکلا کہ قرآن میرے اور آپ کے لیے ایک دولت ہے قرآن جیسے ہیرا۔ کتنا نادان ہے ایسا شخص کہ وہ ہیروں کی بجائے سمندر کے کنارے کھڑا ہو سیپ جمع کرتا رہے کوئلوں کے ساتھ اپنے ہاتھ اپنی جھولی اپنے دامن اپنے چہرے کو کالا کرتا رہے اور سنگریزے جمع کرتا رہے اور قرآن کی آیات کو اپنے دل و دماغ اور اپنے عملوں میں

جگہ ہی نہ دے تو آئیے میں اور آپ مل کر قرآن کی قدر کریں پیارے رسول اللہ ﷺ **کی** قدر کریں ان کی سنت ان کا اسوۂ اس کو اپنائیں تو میرے اور آپ کے لیے **اسوۂ حسنہ** میں بہترین نمونہ ہے۔ تو یہ آیات بتا رہی ہیں کہ عقائد مضبوط کیجئے توحید اختیار کیجیے اللہ پر ایمان رکھتے ہیں تو اللہ کی اطاعت کیجیے رسول سے محبت ہے تو رسول کی پیروی کیجئے آخرت پر یقین ہے تو آخرت کی تیاری کیجئے اور قرآن پر اگر ایمان ہے تو سورۃ الفاتحہ سے لے کر سورۃ الناس تک جو جو اللہ کا حکم آتا چلا جائے اس کے آگے دل، دماغ، سر ،جسم سب کو جھکاتے چلے جائیے آئیے اطاعت گزار بن جائیں آئیے اللہ کے پسندیدہ بن جائیں

؎ زندگی آمد برائے بندگی زندگی بے بندگی شرمندگی